سوال

(36)اثنائے خطبہ تحیتہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمہوریہ سوڈان کی مسجد (فتنہ) ریفی مروی میں میرے اور بعض نمازی بھائیوں کے درمیان بحث چل نکلی جو مسجد میں داخل ہونے کی دو رکعت نماز کرنے سے متعلق تھی۔ جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔۔۔ میں اس موضوع پر سماحتہ الشیخ سے فتویٰ ک امید رکھتا ہوں۔۔۔ آیا یہ رکعتیں جائز ہیں یا نہیں۔۔۔ اطلاعاً عرض ہے کہ اس مسجد عتیق کے نمازی بھائی امام مالک کے مذہب پر (یعنی مالکی) ہیں؟ ابراہیم۔م۔م۔ضرماء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

مسجد میں داخل ہونے کے وقت سنت یہی ہے کہ داخل ہونے والا دو رکعتیں تحیتہ المسجد ادا کرے خواہ امام خطبہ دے رہا ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ))

''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔''

اس حدیث کو شیخین نے اپنی اپنی صحیح میں نکالا ہے اور مسلم نے اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا))

''تم میں کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ دو رکعت ادا کرے اور ان میں اختصار کرے۔''

اور یہ حدیث اس مسئلہ میں صریح نص ہے۔ لہٰذا کسی کو روا نہیں کہ وہ اس کی مخالفت کرے اور غالباً امام مالک رحمہ اللہ کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی۔ اس لیے خطبہ کے وقت ان سے دو رکعتوں کی نہی ثابت ہے لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث مل جائے تو کسی کو یہ جائز نہیں کہ وہ لوگوں کی باتوں میں آکر سنت کی مخالفت کریں خواہ وہ کون لوگ ہوں۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَـٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان کی بھی جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں پھر اگر کسی بات میں تم میں جھگڑا پیدا ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، اگر تم اللہ پر اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام کار بھی اچھا ہے۔ (النساء: ۵۹)

نیز فرمایا:

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ

''اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (سے ہوگا)۔'' (الشوری: ۱۰)

اور یہ تو معلوم ہے کہ حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم عزوجل ہی کا حکم ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' (النساء: ۸۰)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 61

محدث فتویٰ